سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر Day 153 Lesson 10: Ale Imraan (Ayaat 111 - 120):

یہاں سے اللہ کا انصاف دیکھیں کہ صرف یہ نہیں کہہ دیا کہ یہود بہت بُرے ہیں۔ ہم کیا کرتے ہیں، جب بُرائی کرنے پر آتے ہیں تو مبالغہ آرائی کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ سارے بُرے نہیں ہیں۔

لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآٮِٕمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ یہ سب برابر نہیں ان اہلِ کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے جو قائم ہیں۔ اللہ کی آیتیں اوقاتِ شب میں پڑھتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

سب نے کفر نہیں کیا، سب نے نافرمانی نہیں کی۔ سارے ایک برابر نہیں ہیں۔

اُمَّةٌ: ام م: ہم خیال لوگوں کا گروہ۔ چار مختلف معنی سے قرآن میں آیا ہے۔ ہم خیال لوگوں کی جماعت۔ اس کا تعلق رنگ، نسل یا وطن سے نہیں ہے۔

مسلمان لوگوں کو جو اُمّت بننا ہے وہ دین کے ناطے سے بننا ہو گا۔ ہم سب کے درمیان مشترک قرآن اور سُنّت ہے اور رہے گی۔ اُمّتِ مسلمہ Like Minded People

ایک ہی سوچ اور مقصد والے لوگ۔ کلچر یا قومیت ایک ہونا لازمی نہیں۔ ہم اُمّتِ وسط تب ہی بنیں گے جب قرآن اور سُنّت پر عمل ہو گا۔

اُمَّةٌ مؤنث ہے اس لئے لفظ قَآٮِٕمَةٌ آیا ہے۔ اصل لفظ قائم ہے۔ ۃ رُوٹ کی نہیں ہے۔

اٰنَآءَ الَّيۡلِ رات کی گھڑیوں میں مُراد ہے۔

نیک اہلِ کتاب کی خوبیاں؛ سجدے کرتے ہیں۔ قیام کرتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں۔ راتیں سجدوں میں گزارتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ پورا ایمانی تعلق ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اللہ پر اور قیامت والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام بتلاتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں اور یہ لوگ شائستہ لوگوں میں سے ہیں۔

اہلِ کتاب کی نو صفات بیان کی گئی ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اور یہ لوگ جو نیک کام کریں گے اس سے محروم نہ کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ کو خوب جانتے ہیں۔

اللہ اِن کی نیکیاں قبول کرے گا۔ ان کو بہترین اجر ملے گا۔

یہ اہلِ کتاب مسلمان ہو چکے تھے۔ جیسے سب سے پہلے عبد اللہ بن سلامؓ تھے پھر اسد بن عبید۔ سالبہ بن صایہ۔ اُسید بن صایہ۔ چند لوگ ہی مسلمان تھے۔ سب سے زیادہ مشرکین مسلمان ہوئے تھے پھر عیسائی۔ یہودی بس چند ہی تھے جو مسلمان ہوئے۔ آج بھی یہود کم ہی مسلمان ہوتے ہیں۔

اللہ نے اہلِ کتاب کی نو خوبیاں بیان کیں اور فرمایا کہ اللہ کسی کے بھی نیک اعمال کی ناقدری نہیں کرتا۔

اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بڑا گناہ بھی کیا ہو گا تو اسلام لانے کے بعد وہ معاف ہو جائے گا۔

جیسے کسی نے قرضہ لیا اور پھر ادا نہ کیا تو بینک والے ایسے شخص کو دوبارہ قرض نہیں دیتے۔

اللہ سب کچھ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت صفیہؓ یہودی والدین کی اولاد تھیں۔ پھر مسلمان ہوئیں اور اللہ کے نبیؐ کے نکاح میں آئیں۔ ایک دِن رو رہی تھیں کہ کسی نے طعنہ دیا ہے کہ تم پہلے یہودیہ تھیں۔ اللہ کے نبیؐ نے بہت خوبصورت انداز سے دِل جوئی کی اور فرمایا کہ صفیہ تم یہ کہنا کہ میرا باپ بھی نبیؐ۔ میرا چچا بھی نبیؐ اور میرا شوہر بھی نبیؐ۔ باپ یعنی موسیٰؑ نبی، چچا یعنی ہارونؑ نبی۔ شوہر اللہ کے نبیؐ۔

پچھلے اعمال پر طعنہ نہیں دینا چاہیئے۔

اللہ چاہتے ہیں کہ نو مسلم کی دِل جوئی کرو۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ نئے دین لانے والے کو دوہرا اَجر ملتا ہے۔

ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی۔ جب کوئی برائی یا گناہ چھوڑے تو اُس کی حوصلہ افزائی کریں۔ اللہ اہلِ کتاب کی تعریف کر رہے ہیں۔ اللہ متقین کو خوب جانتے ہیں۔

قَآئِمَةٌ: اللہ کے حکموں پر قائم ہیں: نماز کے لئے قیام کرتے ہیں۔ دو طرح سے تفاسیر ہیں۔ ہم دونوں طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام میں آنے والوں کو سینے سے لگائیں۔

قَآئِمَةٌ: عبد اللہ بن عباسؓ اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ ہدایت یافتہ۔ اللہ کے امر پر قائم رہنے والے۔ اُنہی کے شاگرد امام مجاہدؒ فرماتے ہیں۔ اُمّتِ عادلہ۔ عبادات پر قائم۔

ایک اور سکالر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام اور دوسرے یہودی مسلمان مُراد ہیں۔

اٰنَآءَ الَّيۡلِ بعض مفسرین کہتے ہیں اس سے عشاء کی نماز مُراد ہے اور بعض تہجد کی نماز کہتے ہیں۔

اس لئے کہ عشاء کے بارے میں اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے اُمّت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے رات کے آخری حصے میں پڑھتا۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم مسجد میں کافی رات تک بیٹھے رہے۔ صحابہ کرامؓ بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ یہ ہے اطاعت اور فرمانبرداری۔ رات کی آخری حصے میں اللہ کے نبیؐ تشریف لائے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا تمہارے علاوہ کوئی اور مسجد والا نماز کا انتظار نہیں کرتا۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے اُمّت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے رات کے آخری حصے میں پڑھایا کرتا۔

پھر مؤذن نے اذان دی، اقامت کہی اور آپؐ نے نماز پڑھائی۔ (مسلم)

صحابہ کرامؓ سے سبق سیکھیں کیسے خاموشی سے بیٹھ کر انتظار کیا۔ متحد تھے۔ کوئی دورائے نہیں تھیں۔ ہم ذرا ذرا سی بات پر الگ ہو جاتے ہیں۔

مفسرین کہتے ہیں یہ ہے اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ۔ ہم نماز کا انتظار کرتے ہیں اور پڑھ کر سوتے ہیں۔

ہمیں مل جل کر کام کرنے چاہئیں۔ اختلاف سے بچیں۔ اللہ تعریف کر رہے ہیں۔

جو اللہ کے لئے تکلیف برداشت کرتا ہے اُسے اُتنی ہی خیر ملے گی۔

" نیک کاموں میں دوڑتے ہیں" یہ نیک لوگ ہیں اور بھاگ بھاگ کر نیکیاں کرتے ہیں۔

وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ کرنے والے وقت ضائع نہیں کرتے۔ اللہ کے نبیؐ کی حدیث ہے؛

اس سے پہلے کہ بڑھاپا آجائے۔ جس میں سر ملنے لگے اور غفلت کی حالت میں موت آجائے یا حرکت کو روک دینے والی بیماری آجائے یا نااُمید کر دینے والی تاخیر آجائے ان سب چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو۔ (بہیقی۔ ابو عمامہ راوی)

ہم آج کیا کرتے ہیں؟ بحث میں سب سے آگے اور نیکی میں پیچھے۔

روایت: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

«اِغْتَنِمْ خمساً قَبْلَ خمسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَ صِحَّتَكَ قَبْلَ سُقمِكَ وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَ فَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَ حيوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»

" پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت شمار کرو! اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو اپنی تنگدستی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔"

ایک اور سکالر نے کہا تھا کہ وقت کو ضائع نہ کرو کل یہ تمہیں ضائع کر دے گا۔

وقت کو بہترین طریقے سے استعمال کریں۔ اپنے آپ سے سوال کریں۔

وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرٰتِ- کس مقصد کے لئے ہے؟ کیا ہم نیکیوں کے لئے دوڑ رہے ہیں؟

نبی کے بعد سب سے اوپر صدّیقیت کا درجہ ہوتا ہے۔ اُس کے بعد اُمّتیوں کے لئے سب سے بڑا درجہ شہداء کا ہوتا ہے اور پھر وَ اُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ہوتا ہے۔ جو تم کروگے اُس کی ناقدری نہیں ہو گی۔ اللہ بہترین اَجر دینے والا ہے۔

جب ہم عمل کرتے ہیں تو اللہ ہمارا خلوص دیکھتا ہے اور ہماری محنت اور کوشش دیکھتا ہے۔ اللہ صرف رزلٹ نہیں دیکھتا۔ قبولیت کی شرط متقی ہونا ہے؛

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔ (مائدہ)

اللہ سے دُعا ہے کہ ہمیں متقی بنادے۔ آمین

اس کے تین درجے ہم نے پچھلے رکوع میں دیکھے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـئًا ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ جو لوگ کافر رہے ہر گز ان کے کام نہ آوینگے ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ذرا بھی اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

یہاں اس آیت اور اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کفار کی کوششوں کا ردّ بیان کیا ہے۔ اوپر والی آیات میں اصلاح کرنے والوں کی تعریف کی گئی تھی۔ متقی کی ناقدری نہیں ہوگی۔ ہر دور کے کافر سزا وار ہونگے۔ خاص طور پر جو اسلام کے خلاف کوششیں کرتے ہیں۔ تُغْنِىَ غنی سے ہے۔ مال میل سے ہے کہ جس طرف طبیعت جھکتی ہے۔

ہر گز ان کے کام نہ آوینگے ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ۔۔۔مال میں سب کچھ آتا ہے۔یعنی مال اور اولاد کی خاطر حق سے دور ہو جاتے ہیں۔

اگر ہم اپنے آپ کو دیکھیں کہ کچھ لوگ جو نماز نہیں پڑھتے۔مال یا نوکری؟ دین میں کمی بیشی کرتے ہیں تو اولاد کی خاطر تو نہیں کرتے۔

کئی لوگوں نے مال اور خاندان کی وجہ سے مکّہ سے ہجرت نہیں کی۔ آج بھی کئی لوگ مال کی خاطر اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اللہ کی حدود توڑتے ہیں۔ اولاد کی خاطر اللہ کے احکام کو بھول جاتے ہیں یا جان بوجھ کر سُنی ان سُنی کر دیتے ہیں۔

اس کے تین مرحلے ہیں۔ ہر بچہ امتحان کا پرچہ ہے۔مال بھی امتحان ہے۔

1. آزمائش: ایک جگہ آیا کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ کہیں فرمایا کہ اولاد اور بیویاں فتنہ ہیں۔
2. رحمت: مال اور اولاد کو اللہ کی خاطر، اللہ کے دین میں لگا دیا جائے تو یہی دونوں چیزیں انسان کے لئے فائدہ مند بن جاتی ہیں۔ اگر اللہ کے دین میں رہتے ہوئے اولاد کی پرورش کریں تو رحمت ہیں۔

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ۔۔۔مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں ۔ سورۃ الکھف

3. زحمت: اور کبھی مال اور اولاد دُشمن بن جاتی ہیں۔ جب مال کمانے کے لئے اللہ کو ناراض کیا۔ اولاد کو خوش کیا اور اللہ کی نافرمانی، کبھی باپ دادا اور خاندان والے بھی زحمت بن جاتے ہیں۔

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس دنیاوی زندگانی میں اسکی حالت اس حالت کے مثل ہے کہ ایک ہوا ہو جس میں تیز سردی ہو وہ لگ جاوے ایسے لوگوں کی کھیتی کو جنہوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہو پس وہ اس کو برباد کرڈالے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہنچا رہے ہیں۔

ص رر۔ شدید ٹھنڈک۔ سخت ٹھنڈک۔ زیادہ ٹھنڈی چیز بھی نقصان دہ ہے اسی لئے ابراہیمؑ کی آگ کو سلامتی والی ٹھنڈی ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔

انسان دو طرح سے ظلم کرتا ہے۔

اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ ۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔ سورۂ لقمان۔

گناہ کرکے انسان اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ اور تم کو (اے گناہگاروں) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کیے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور بہت سی تو در گزر ہی کر دیتا ہے۔ سورۂ شوریٰ

انسان کو اپنے گناہوں کی وجہ سے مصیبت پہنچتی ہے۔ فَاَهۡلَكَتۡهُ: مؤنث کی ۃ ہے۔

اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ نے اُن کی حق تلفی نہیں کی۔ اللہ نے اِن کا حق ضائع نہیں کیا۔

یہاں خاص طور پر اُن لوگوں کا ذِکر ہے کہ جو ایمان نہیں لاتے لیکن امدادی کام کرتے ہیں۔ چیریٹی ورک کرتے ہیں۔ ریاکاری والی نیکیاں کرتے ہیں۔ نمود و نمائش والے کام کرتے ہیں۔ بڑے بڑے کام لیکن ایمان ساتھ نہیں تو وہ قبول نہیں ہونگے۔

مال اور اولاد بھی انسان کو نیک کام کرنے سے روکتے ہیں۔ کتنے لوگ حق کو جانتے ہوئے بھی حق کی طرف نہیں آتے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں کی ہمدردیاں غیر مسلموں کے ساتھ ہیں۔ آگے آنے والی آیات کو پڑھ کر غور و فکر کرلیں۔

ہمیں کچھ کرنے سے منع کیا گیا ہے؛ ایمان والوں کے لئے آسمان سے کال آئی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ اے ایمان والو اپنے سوا کسی کو صاحبِ خصوصیات مت بناؤ وہ لوگ تمھارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے تمھاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں واقعی بغض ان کے مُنہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے ہم علامات تمھارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو۔

بِطَانَةً: بطن یعنی پیٹ۔ چھپی ہوئی چیز۔ ہمارے جسم کی 80٪ مشینری پیٹ میں چھپی ہوئی ہے۔ عربی میں بطن۔ لحاف کے اندر کا کپڑا۔ اَستر۔ بطن کا مخالف ظاہر کرنا۔

بِطَانَةً: یعنی ایسا دوست جس پر بھروسہ کیا جائے اور اُس کو ہمراز بنالیا جائے۔ دِلی دوست۔ اوڑنا بچھونا بنالینا۔ سب کچھ شئیر کرنا۔ ولایت سے ہے۔ پیچھے بھی آ چکا ہے۔ (اہلِ کتاب کو) یعنی دِلی دوست، بھیدی، رازدار نہ بناؤ۔ معتمد نہ بناؤ۔ اپنی پالیسیاں اِن سے چھپالو۔ غیر یعنی جو مسلمان نہیں۔ اُن سے مشورے نہ کرو۔

مدینہ میں اوس خزرج کی یہود سے دوستی تھی۔ حلیف اور ہمسائے تھے۔ پھر اللہ کے نبیؐ تشریف لائے۔ اوس و خزرج مسلمان ہو گئے۔ یہود کو پتا تھا اسلام سچا دین ہے۔ لیکن وہ حسد اور تعصب کی وجہ سے اسلام پر ایمان نہ لائے۔ یہود کو اللہ کے نبیؐ سے عداوت تھی۔ یہود نے بظاہر تو وہی تعلق رکھا لیکن دِل سے دُشمنی کرتے تھے۔

یہود مسلمانوں کے اندر فساد کروانے کی کوشش کرتے۔

مسلمانوں سے اِن کے راز لے لیتے تھے۔ مسلمانوں کو ان کی منافقانہ روش کا علم نہ تھا۔ ویسے بھی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کسی کو اُس کے ظاہر سے لو۔ دلوں کے بھید تو اللہ ہی جانتا ہے۔

ہم غیر مسلموں کے ساتھ؛

1. معاملات کر سکتے ہو۔ کاروبار کر لو۔
2. مواصات۔ ہمدردی کر سکتے ہیں۔ دُکھی کی مدد کرو۔ ہمسائے کی مدد کرو
3. ولایت کا تعلق نہ رکھو۔ دلی دوست نہ بناؤ۔

عمرؓ کسی غیر مسلم کو اعلیٰ نوکری پر نہ رکھتے۔ عمرؓ سے ایک دفعہ کہا گیا کہ ایک غیر مسلم بہت اچھی کتابت کرتا ہے اس کو نوکری پر رکھ لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ اپنوں کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا رازدار بنالوں۔ یہ قرآن کے حکم کے خلاف ہے اس لئے نہیں کروں گا۔

انہوں نے حکومت کے معاملات کے لئے غیر مسلم کو نوکری نہ دی۔ آج کے دور میں غیر مسلم بھی یہی کرتے ہیں۔ ہر ملک کے اپنے اُصول وضوابط ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کرتے تو سلطنتِ عثمانیہ پر زوال نہ آتا۔ مغل تباہ وبرباد نہ ہوتے۔

غیر مسلموں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارا دین سب کے ساتھ صلہ رحمی کا سبق دیتا ہے۔

ابنِ مسعودؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛ جس نے کسی ذِمّی کو ستایا (غیر مسلم جو مسلمان ملک کا شہری ہو) تو قیامت میں اُس کی طرف سے میں دعوے دار بنوں گا اور میں ہی غالب رہوں گا۔

خلاصہ کسی غیر مسلم کے ساتھ زیادتی جائز نہیں ہے۔ کسی پر ظلم نہ کریں۔

غیر مسلم کو رازدار دوست نہ بناؤ۔ ولی تعلق نہ بناؤ۔